4 مالی خدمات تک رسائی میں توسیع

4.1 مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی (این ایف آئی ایس)

اسٹیٹ بینک مالی شعبے کا بالاترین پالیسی اور ضوابطی ادارہ ہونے کے ناتے، مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے اور ترقیاتی مالی اصلاحات اور پالیسیوں کے نفاذ کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ پاکستان میں مالی شمولیت کے لیے نصب العین میں بیان کیا گیا ہے کہ افراد اور فرموں کے لیے معیاری مالی خدمات تک رسائی اور استعمال اس طرح بہتر بنایا جائے کہ احترام اور انصاف کو ملحوظ رکھا جائے۔

جدول 4.1: مالی شمولیت کے اظہاریے

اظہاریے	جون 15ء	جون 20ء	نمو (فیصد)
رسائی کے اعتبار سے			
امانتی کھاتوں کی تعداد (ملین)	41.7	59.9	43.6
برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس (ملین)	10.8	52.5	386.1
بینک امانتیں (ارب روپے)	9,153	16,205	77.0
ادائیگی کے انفرااسٹرکچر کے اعتبار سے			
اے ٹی ایم کی تعداد	9,597	15,612	62.7
بینک برانچوں کی تعداد	11,937	16,067	34.6
پوائنٹ آف سیل مشینوں کی تعداد	41,183	49,067	19.1

**ماخذ: پاکستان میں جدولی بینکوں پر شماریات
شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان
نظامِ ادائیگی کا جائزہ**

مالی شمولیت کو فروغ دینے اور ترجیحی شعبوں میں مالیات تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے، حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک نے مالیاتی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) کو اپنایا۔ مالیات اور ڈپازٹ تک رسائی بڑھانے، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے فروغ، کاشتکاروں کے لیے قرضوں تک آسان اور سستی رسائی، پست لاگت مکاناتی مالکاری میں سہولت اور شریعت سے ہم آہنگ بینکاری حل کی فراہمی کے ذریعے جامع معاشی نمو حاصل کرنا اس حکمت عملی کا بنیادی مقصد ہے۔

جدول 4.2: شعبہ جاتی پیش رفت

شعبہ	جز	اساس م س 15ء	جون م س 20-19ء	فرق (فیصد)
زرعی قرضہ	قرضے کا اجرا (ارب روپے)	515.9	1,215	135.5
	قرض گیروں کی تعداد (ملین)	2.18	3.74	71.6
مائکروفنانس	قرضے کا مجموعی جزدان (ارب روپے)	45.6	218.2	378.5
	قرض گیروں کی تعداد (ملین)	1.29	3.54	174.4
ایس ایم ای مالکاری	واجب الادا جزدان (ارب روپے)	260.7	401.13	53.8
	قرض گیروں کی تعداد	152,495	188,804	23.8

این ایف آئی ایس نے ایک سازگار قانونی اور ضوابطی ماحول بنانے کے سلسلے میں کافی پیش رفت کی ہے؛ مالی منڈی کے بنیادی ڈھانچے کا قیام، جدید مصنوعات اور خدمات اور نئے متبادل ترسیلی چینلز کی تیاری؛ اور استعدادکاری اور آگاہی کے اقدامات میں اضافہ۔ ان اقدامات کے نتیجے میں، پاکستان میں انفرادی اکاؤنٹ کی ملکیت 66 ملین اکاؤنٹس تک جا پہنچی جن میں سے 60 فیصد فعال اکاؤنٹ ہیں۔ ترجیحی شعبے کی قرض گاری میں پیشرفت کے ضمن میں، کریڈٹ کی فراہمی اور رسائی کے لحاظ سے تمام شعبوں میں مثبت نمو دیکھی گئی ہے (**جدول 4.2**)۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک نے این ایف آئی ایس کے تحت جو اہم اقدامات کیے ہیں ان پر پیشرفت کا ذکر **باکس 4.1** میں کیا گیا ہے۔

باکس 4.1: این ایف آئی ایس حکمتِ عملی کے تحت اقدامات

- **آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) اسکیم:** اے ایم اے اسکیم کو نئے صارفین کے لیے اکاؤنٹ کھولنے تک رسائی کو بہتر بنانے، مختلف چینلز میں لین دین کے بڑھتے ہوئے حجم کے ذریعے ڈجیٹل مالی خدمات کے استعمال کو بہتر بنانے اور ڈجیٹل ذرائع کے ذریعے مالی خدمات تک رسائی بڑھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ براہِ راست ماحول میں اے ایم اے اسکیم کی پائلٹ ٹیسٹنگ مارچ 2020ء میں مکمل ہوگئی تھی اور کمرشل لانچ جلد متوقع ہے۔

- **ڈجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کا قیام۔ انوویشن چیلنج سہولت (آئی سی ایف):** موجودہ ڈجیٹل مالی مصنوعات، خدمات اور ترسیل کے نئے پلیٹ فارم وضع کرنے یا توسیع کے لیے مالی خدمات اور مالی ٹیکنالوجی کے فراہم کنندگان / اداروں کی مدد کے لیے آئی سی ایف سہولت قائم کی گئی تھی جو اس مخروط کے نچلے حصے میں رہنے والے افراد کے لیے مالی رسائی میں اضافہ کرے۔ فی

الحال سہولت دو شعبوں پر مرکوز ہے، یعنی (i) چھوٹے کاروباری اداروں کی ڈیجیٹل مالی شمولیت کو بہتر بنانا اور (ii) ایس ایم ایز کے لیے سستے آن لائن ٹیکس فائلنگ پورٹل کو وسیع کرنا۔

- **سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز (سی ڈی این ایس) کی خودکاری:** سی ڈی این ایس کو اس کی 165 برانچوں کو خودکار بنانے کے لیے مدد فراہم کی گئی تھی تاکہ سی ڈی این ایس ان امور کا اہل ہوسکے: (i) فنڈز کی لاگت میں کم از کم 25 فیصد کمی؛ (ii) صارفی اساس میں کم از کم 50 فیصد اضافہ؛ (iii) صارفی تجربے کو بڑھانے کے لیے نئے ڈیجیٹل چینلز کی تیاری؛ اور (iv) ڈیجیٹلائزیشن کے سلسلے میں افرادی وسائل کی صلاحیت اور استعداد کو ترقی۔

- **سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کی خودکاری:** ایس ای سی پی کو اس کے کاروباری عمل کی ڈیجیٹائزیشن اور خودکاری میں کی مدد دینے کے لیے اس کے لیڈنگ تھرو ایفی شنسی آٹومیشن پروویس (ایل ای اے پی) پروگرام کے لیے اعانت کی گئی ہے تاکہ پاکستان میں کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنایا جاسکے۔ بالخصوص، ایل ای اے پی پروگرام کے تحت، محفوظ لین دین ایکٹ 2016ء کے عین مطابق ایس ای سی پی نے برقی محفوظ لین دین کی رجسٹری (ایس ٹی آر) قائم کی ہے۔ رجسٹری ایس ایم ایز کو ان کے منقولہ اثاثوں پر رجسٹرڈ چارج کے حوالے سے بینکوں / ڈی ایف آئیز سے قرضے حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

- **قومی مالی خواندگی پروگرام (این ایف ایل پی):** این ایف ایل پی اسٹیٹ بینک کا ایک نمایاں پروگرام ہے جس میں بینکاری خدمات سے محروم / نیم محروم زمروں خاص طور پر خواتین اور نوجوانوں کو بنیادی مالی تعلیم کی فراہمی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ہدفی صارفین کے تنوع اور خواندگی کی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے، این ایف ایل پی پروگرام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؛ یعنی قومی مالی خواندگی پروگرام برائے بالغان اور قومی مالی خواندگی پروگرام برائے نوجوان۔ جون 2020ء تک ان پروگراموں سے 924000 سے زیادہ افراد استفادہ کرچکے ہیں۔

- **مساوی بینکاری- پاکستان میں مالی خدمات تک رسائی اور ان کے استعمال میں بڑھتے ہوئے صنفی تفرق سے نمٹنے کے ذریعے مالی شمولیت میں صنفی فرق کو کم کرنے کی پالیسی**۔ اس پالیسی کا مقصد نشان دہی کردہ اصول اور مخصوص اقدامات کے ذریعہ مالی شعبے میں صنفی نقطۂ نظر کو متعارف کرانا ہے تاکہ خواتین کے لیے سازگار کاروباری ماحول تخلیق کیا جاسکے۔ پالیسی دستاویز جلد ہی عوامی مشاورت کے لیے دستیاب ہوگی۔ اجرا کے بعد، کمرشل بینکوں، اسلامی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، ترقیاتی مالیاتی اداروں (ڈی ایف آئیز) اور برقی زر کے اجرا کاروں (ای ایم آئیز) پر نشان دہی کردہ پالیسی اقدامات کا اطلاق ہوگا۔

- **الیکٹرانک ویئرہاؤس رسید (ڈبلیو ایچ آر) کے مالکاری کے طریقہ کار کی تیاری۔** فارم کا قرضہ بڑھانے اور بعد از کٹائی ہونے والے نقصانات کو کم کرنے کے لیے طریقہ کار تیار کیا جارہا ہے۔ سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے اسٹیٹ بینک کے تعاون سے کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت 31 جولائی 2019ء کو کولیٹرل مینجمنٹ کمپنیز (سی ایم سی) ریگولیشنز کا اجرا کیا ہے۔ مزید برآں، سی ایم سی ریگولیشنز 2019ء کی مناسبت سے اسٹیٹ بینک نے زرعی مالکاری، ایس ایم ای مالکاری، نیز ڈبلیو ایچ آر پر مالکاری فراہم کرنے میں سہولت دینے کے حوالے سے کارپوریٹ اور کمرشل بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ضروری ترامیم جاری کی ہیں۔

- **مالیاتی شمولیت اور انفراسٹرکچر پروجیکٹ (ایف آئی آئی پی):** این ایف آئی ایس کے نفاذ میں اعانت کے لیے، عالمی بینک حکومت پاکستان کو 137 ملین ڈالر کا مالی ثالثی قرضہ فراہم کرنے کا پابند ہے۔ اسٹیٹ بینک 127.6 ملین ڈالر مالیت کے پروگرام کے حصوں کے نفاذ کا ذمہ دار ہے۔ چھوٹے قرض گیروں / کاروباری اداروں کو قرض دینے کے لیے ایم ایف بیز، ایم ایف آئیز اور این بی ایف سیز کو قرضے کی ساکھ کی فراہمی سے عوام میں مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا اس اقدام کا مقصد ہے۔ اسٹیٹ بینک نے شراکتی مالی اداروں (پی ایف آئیز) کو کامیابی کے ساتھ 9.1 ارب روپے فراہم کیے۔ پی ایف آئیز نے دو لاکھ تیرہ ہزار (213000) سے زیادہ چھوٹے قرضے فراہم کیے ہیں جن میں سے ایک لاکھ پچپن ہزار (155000) سے زیادہ قرضے چھوٹے قرض لینے والی خواتین شامل ہیں۔ ان قرضوں کا ہدف معیشت کا غریب ترین شعبہ بالخصوص خواتین ہیں اور یہ غربت کے خاتمے اور پائیدار معیار زندگی کے حصول میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ایف آئی آئی پی کے تحت، اسٹیٹ بینک ایک قومی ادائیگی گیٹ وے- این پی جی بھی تیار کر رہا ہے جو چھوٹی، خردہ اور بلند ادائیگیوں کے لیے ایک انٹر آپریبل پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔

4.2 زرعی مالکاری

مالی سال20ء کی دوسری ششماہی کے دوران، کووڈ19 اور ٹڈیوں کے حملے کی وجہ سے پاکستان کے زرعی شعبے کو متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، جس نے اس شعبے کی نمو کو کم کیا اور لاکھوں کاشت کاروں کو پریشانی میں ڈال دیا۔ ان چیلنجوں پر قابو پانے کے لیے، حکومت اور مالی شعبے کے ساتھ اسٹیٹ بینک نے، کاشتکار طبقے کو ریلیف فراہم کرنے کی کوششیں کیں۔ مالی سال20ء کے لیے، کاشت کاروں کی قرضے کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے، شراکتی مالی اداروں (پی ایف آئیز) کو 1350 ارب روپے کی قرض گاری کا ہدف دیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا چیلنجوں کے باوجود، پی ایف آئیز مجموعی ہدف کا تقریباً 90 فیصد یعنی 1215 ارب روپے کے قرضے دینے میں کامیاب رہے، جس میں گذشتہ برس کے 1174 ارب روپے کے مقابلے میں 3.5 فیصد کا اضافہ ہوا **(جدول 4.3)**۔

جدول 4.3: زرعی قرضے کے اہداف اور اجرا (ارب روپے میں)

بینک	م س19ء			م س19-18ء			
	ہدف	اجرا	حاصل فیصد	ہدف	اجرا	حاصل فیصد	فیصد سال بسال
پانچ بڑے کمرشل بینک	705.0	708.3	100.5فیصد	651	654	100.5فیصد	8.3فیصد
زرعی ترقیاتی بینک	100.0	62.3	62.3فیصد	100	72	72.0فیصد	-13.5فیصد
پی پی سی بی ایل	13.0	8.8	67.9فیصد	13	10	76.9فیصد	-12.0فیصد
ڈی پی پی (14)	253.6	225.0	88.7فیصد	245	212	86.5فیصد	6.1فیصد
اسلامی بینک (5)	55.0	42.1	76.6فیصد	50	39	78.0فیصد	7.9فیصد
مائکروفنانس بینک (11)	184.0	139.3	75.7فیصد	156	154	98.7فیصد	-9.5فیصد
ایم ایف آئی / آر ایس پی	39.4	28.9	73.4فیصد	35	34	97.1فیصد	-15.0فیصد
مجموعہ	**1,350**	**1,215**	**90.0فیصد**	**1,250**	**1,174**	**93.9فیصد**	**3.5فیصد**

اسٹیٹ بینک کی مستقل نگرانی اور متعلقہ مالی اداروں کو تفویض کردہ اہداف کی پیروی زرعی مالی قرضوں میں اضافے اور لچک کا سبب قرار دی جاسکتی ہے۔ زراعت کے شعبے کی مدد کے لیے اسٹیٹ بینک کے بڑے اقدامات میں درج ذیل شامل ہیں:

باکس 4.2: زرعی مالکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

- **کووڈ19 کے اثرات کو ماند کرنے کے لیے قرضے کی ادائیگی میں سہولت**

بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ زرعی قرض گیروں کو ان کی درخواست پر قرض کی اصل رقم کو ایک سال کے لیے مؤخر کرنے کی اجازت دیں۔ ان قرض گیروں کے لیے قرضوں کی از سرنو تشکیل / تنظیم نو میں بینکوں کو سہولتیں فراہم کرنے کے لیے ضوابطی گنجائش بھی فراہم کی گئی جو مارک اپ ادا نہیں کرسکتے یا جنھیں ایک سال سے زائد التوا درکار ہو۔

- **اختراعی مالکاری کے لیے ضوابطی گنجائش**

بینک کے قرضوں کے لیے الیکٹرانک ویئرہاؤس رسید (ای ڈبلیو آر) کی قابل قبول ضمانت کے طور پر اجازت کے لیے متعلقہ محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، کارکردگی، وسائل کے تحفظ اور پیداوار میں اضافے کے لیے ترقی اور میکانائزیشن کی حوصلہ افزائی کے لیے زرعی ترقیاتی قرضوں کی زیادہ سے زیادہ مدت 5 سے بڑھاکر 10 سال کردی گئی ہے۔ مزید برآں، قرضے کی علامتی حد اور زرعی مالکاری کے لیے اہل اشیا پر بھی نظرِ ثانی کی گئی تاکہ بینک اپنی داخلی پالیسیوں کے مطابق کاشت کاروں کو قرضے فراہم کرسکیں۔ زراعت کے شعبے کے لیے صوبوں / خطوں کی مجموعی مالی اور قرضے کی ضروریات کا تخمینہ لگانے میں یہ صوبائی منصوبہ بندی کے محکموں کو بھی سہولت فراہم کرے گا۔

- **فصل کے قرضے کی بیمہ اسکیم (سی ایل آئی ایس) اور قرض گیروں کے لیے مویشی بیمہ اسکیم (ایل آئی ایس بی)**

سی ایل آئی ایس نے کاشتکاروں کے لیے مالی رسائی کو آسان بنادیا ہے، جس میں چھوٹے کاشتکاروں کے لیے پریمیم حکومت برداشت کرتی ہے۔ جولائی 2008ء سے جون 2019ء کی مدت کے دوران، بینکوں نے 6.1 ملین مستحقین کے لیے 8.2 ارب روپے کے پریمیم دعوے جمع کروائے ہیں۔ چھوٹے مویشیوں کے کاشت کار بیمہ پریمیم کے لیے بینک کی مالکاری سے استفادہ کررہے ہیں کیونکہ جولائی 2014ء تا جون 2019ء کے دوران 0.6 ملین استفادہ کنندگان کی جانب سے 2 ارب 30 کروڑ روپے کے دعوے موصول ہوئے ہیں۔

- **زرعی مالکاری کے لیے لینڈ ریکارڈ کی خودکاری کا طریقہ اپنانا**

اسٹیٹ بینک صوبائی حکومتوں اور مالی اداروں کے اشتراک سے زمین کی تصدیق کے برقی ریکارڈ اور بینک کے قرضوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے عائد چارج کی تخلیق کے نفاذ اور اسے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے لیے کام کررہا ہے۔ پنجاب میں، زرعی مالکاری کے حامل 35 میں سے 32 بینکوں نے ان خدمات کو حاصل کرنے کے لیے پنجاب لینڈ ریونیو اتھارٹی (پی ایل آر اے) کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ ان میں سے 20 بینک پہلے ہی کاشتکاروں کو قرضے جاری کرنے کے لیے پورٹل کو استعمال کررہے ہیں، جبکہ دوسرے بینک اپنے بینکاری نظام کو پی ایل آر اے پورٹل کے ساتھ مربوط کرنے کے عمل میں ہیں۔

4.3 خردمالکاری

مالی سال20ء کے دوران، توقع تھی کہ خردمالکاری صنعت، جو خردمالکاری بینک (ایم ایف بیز) اور نان بینک خردمالکاری کمپنیوں (این بی-ایم ایف سیز) پر مشتمل ہے، اپنی نمو جاری رکھے گی۔ پاکستان میں مالی شعبے کی مخروط کے نچلے حصے میں مالی شمولیت کے لیے خردمالکاری شعبہ سب سے بڑا معاون ہے اور معیشت کے بینکاری خدمات سے محروم اور نیم محروم زمروں کے لیے غربت میں کمی اور روزگار کی فراہمی کے لیے ایک اہم آلہ ہے۔ جون 2020ء تک، 46 خردمالکاری فراہم کنندہ اداروں (ایم ایف پیز) نے غریب اور پست آمدنی والے صارفین کو خردمالکاری خدمات فراہم کیں تاکہ ان کی آمدنی میں اضافہ اور ان کا معیار زندگی بہتر بنانے میں مدد ملے۔ خردمالکاری بینکاری شعبے میں امانتیں لینے والے 11 خردمالکاری بینک (ایم ایف بیز) اور ایم سی بی اسلامک بینک[8] شامل ہیں جنھیں اسٹیٹ بینک ریگولیٹ کرتا ہے جبکہ باقی این بی ایم ایف سیز سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے زیرِ انتظام ہیں۔ ایم ایف پیز اپنی آمدنی کے مواقع اور سماجی بہبود کو بہتر بنانے کے لیے کم آمدنی والے زمروں کو بہت ساری مالی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

جدول4.4: خردمالکاری بینکاری کے اظہاریے
(ارب روپے میں)

اظہاریے	مالی سال19ء	مالی سال20ء	سالانہ نمو(فیصد)
قرض گیروں کی تعداد	3,485,757	3,541,183	1.6فیصد
قرضوں کا مجموعی جزدان	207.500	218.360	5.2فیصد
قرضے کی اوسط بقیہ رقم (روپے)	59,528	61,663	3.6فیصد
امانتیں	248.809	292.239	17.5فیصد
امانت گزاروں کی تعداد	34,327,968	49,360,158	43.8فیصد
ایکویٹی	47.176	43.445	-7.9فیصد
اثاثے	350.139	400.417	14.4فیصد
قرض گیری	27.329	24.408	-10.7فیصد

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ وخردمالکاری، بینک دولت پاکستان

مالی سال20ء کے اختتام پر، ایم ایف بیز کے اثاثہ جات 400 ارب روپے کو عبور کرچکے تھے، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 14 فیصد (350 ارب روپے) زائد تھے۔ ایم ایف بیز نے اپنے چھوٹے قرضوں کے جزدان میں 5.2 فیصد (10.9 ارب روپے) کا اضافہ درج کیا جو 218.3 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ مالی سال کے اختتام پر یہ 207.5 ارب روپے تھے۔ اسی طرح، مالی سال20ء کے اختتام تک ایم ایف بیز کے چھوٹے قرض گیروں کی تعداد میں 1.6 فیصد کے ساتھ 3.5 ملین سے زائد اضافہ درج کیا گیا۔ اسی طرح، ایم ایف بیز کے ذخائر میں بھی نمو دیکھی گئی جو 17.5 فیصد (43.4 ارب روپے) کی متاثر کن نمو درج کرتے ہوئے 248.8 ارب روپے سے بڑھ کر 292.2 ارب روپے ہوگئے۔ اسی طرح، مالی سال20ء میں امانت گزاروں کی تعداد 15 ملین اضافے سے 49.3 ملین تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال19ء میں یہ 34.3 ملین تھی، امانتوں کی خدمات کی رسائی میں 43.8 فیصد کا متاثر کن اضافہ ہوا۔ مالی سال20ء کے اختتام تک، ایم ایف بیز کی مجموعی ایکویٹی 43.4 ارب روپے رہی۔ **(جدول4.4)**

مجموعی طور پر، بینک اور نان بینک خردمالکاری کے فراہم کنندگان چھوٹے قرضوں کے مجموعی جزدان میں 2.1 فیصد اضافہ درج کرسکے، جس میں 6.2 ارب روپے اضافہ ہوا اور وہ گذشتہ مالی سال کے 293.6 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال20ء میں 299.9 ارب روپے سے تجاوز کرگیا۔ تاہم، مالی سال20ء کے اختتام پر قرض گیروں کی تعداد 3.6 فیصد کمی سے لگ بھگ 6.8 ملین رہ گئی۔

جدول4.5: خردمالکاری صنعت کے اہم اظہاریے
(ارب روپے میں)

اظہاریے	م س19ء	م س20ء	سالانہ نمو(فیصد)
قرض گیروں کی تعداد	7,142,247	6,885,117	-3.60فیصد
مجموعی قرضے کا جزدان	293.695	299.948	2.13فیصد
قرضے کی اوسط بقیہ رقم (روپے)	41,121	43,565	5.94فیصد

ماخذ: پی ایم این مائکرو واچ، شمارہ 52 اور 56

گذشتہ برسوں کے دوران، این بی ایم ایف سیز نے بہت سارے قرض گیروں کو قرضے دیے، تاہم، یہ پہلا سال تھا جب ایم ایف بیز نے 52 فیصد قرض گیروں کو قرضے دے کر اپنی برتری رقم کی۔ مزید یہ کہ، قرضوں کی مجموعی مالیت (72 فیصد) کے لحاظ سے بھی ایم ایف بیز مسلسل صفِ اول میں رہے۔ پوری صنعت میں اوسط واجب الادا قرضے کا میزان بڑھ کر 43565 ارب روپے ہوگیا، تاہم، ایم ایف بیز کی جانب سے پیش کش کردہ اوسط واجب الادا قرضے کا (61663 ارب روپے) **(جدول4.4)** اپنے دیگر نان بینکاری حریفوں کے مقابلے میں مسلسل بلند رہا۔ **(جدول4.5)**

---

[8] موجودہ برانچوں میں الگ کاؤنٹرز کے ذریعے

باکس 4.3: خردمالکاری کے فروغ کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے خردمالکاری کو مسلسل مدد فراہم کی ہے۔ اس شعبے کو فروغ دینے کے لیے کیے جانے والے اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

الف) **خردمالکاری بینکوں کے لیے اینٹی منی لانڈرنگ اور دہشت گردی سے مالی تعاون کی روک تھام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی) کا نظام** فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات سے مزید ہم آہنگ کیا گیا۔ ان ترامیم کا مقصد مالی نظام کی سالمیت، اصابت اور حفاظت کو برقرار رکھنے کے لیے فریم ورک کو مستحکم کرنے کے علاوہ اسے منی لانڈرنگ، دہشت گردی کی مالی اعانت، پھیلاؤ کی مالکاری اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے لیے ایم ایف بی چینل کے ممکنہ استعمال سے باز رکھنا ہے۔

- خردمالکاری بینکوں کے لیے اے ایم ایل / سی ایف ٹی ضوابط کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ترامیم۔[9]
- خردمالکاری بینکوں کے لیے اے ایم ایل / سی ایف ٹی نظام پر عمل درآمد، جس کے لیے معینہ مدت میں اکاؤنٹس کی بائیومیٹرک تصدیق ضروری ہے۔[10]

ب) ایم ایف بیز کے لیے **موزوں اور مناسب جانچ (معیار)** کے بارے میں اضافی رہنما خطوط جاری کیے گئے تھے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ اگر ایف پی ٹی سے مشروط افراد اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے تحت بتائے گئے اپنے لیے نامزد / ممنوعہ اداروں / افراد کے ساتھ براہ راست / بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں تو وہ نااہل ہو جائیں گے۔[11]

ج) **مبنی برخطر طریقہ (آربی اے)** کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے **اے ایم ایل / سی ایف ٹی رہنما خطوط** کا دائرہ کار بڑھایا گیا ہے تاکہ ایم ایف بیز کو بھی شامل کیا جاسکے۔ یہ رہنما خطوط ان امور پر زور دیتے ہیں: (i) کاروبار کی نوعیت، پیمانے، تنوع اور پیچیدگی کے مطابق ایم ایل / ٹی ایف کے خطرات کی نشاندہی اور ان کا جائزہ (ii) اس بات کو یقینی بنانا کہ داخلی پالیسیاں، طریقہ کار وغیرہ قابل اطلاق اے ایم ایل / سی ایف ٹی قوانین اور ضوابط کے مطابق ہوں اور (iii) ایم ایل / ٹی ایف / پی ایف خطرات کے تناسب سے مناسب، قابل اعتماد، مؤثر خودکار نظام اور ٹیکنالوجیوں کا نفاذ۔

د) **اسٹیٹ بینک نے** 'مکاناتی مالکاری' کے تحت ایم ایف بیز کے لیے **قرضے کی حدود کو بڑھادیا ہے** جس سے قرضوں کی زیادہ سے زیادہ رقم 5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 لاکھ کردی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مکاناتی جزدان کے 60 فیصد ڈھائی لاکھ روپے کی قرضے کی حد تک کو برقرار رکھنے کی پابندی بھی ختم کردی گئی ہے۔ ایم ایف بیز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مکاناتی مالکاری کے اکتشاف کی نگرانی کے لیے متعلقہ ادارہ جاتی استعداد اور مناسب میکانزم تیار کریں۔

ہ) **ضابطہ جی 2 'ڈائریکٹرز کا معاوضہ'** میں ترمیم کی گئی ہے تاکہ معاوضے کی حد کو بڑھایا جاسکے اور شفافیت اور انکشاف کو یقینی بنانے کے لیے تفصیلی رہنمائی کی جاسکے۔[12] اس نظر ثانی سے توقع ہے کہ ایم ایف بیز کو بہتر تزویراتی سمت اور طویل مدتی نمو کے لیے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ماہرین کی خدمات حاصل کرنے اور انھیں برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔

و) **ایم ایف بیز / خردمالکاری قرض گیروں کے لیے کووڈ19 کے منفی اثرات کو ماند کرنے کے لیے اقدامات**

خردمالکاری قرض گیروں کے لیے کووڈ19 کے منفی اثرات کو کم کرنے اور خردمالکاری بینکوں کو حقیقی معیشت کی مالی اعانت میں اپنا کردار ادا کرنے کا اہل بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اہم فیصلے کیے:

- <u>خردمالکاری بینکوں کی جانب سے قرضے پر اصل رقم کی ادائیگی ایک سال کے لیے مؤخر کردی جائے گی</u>

خردمالکاری بینک ایک سال تک قرض کی اصل رقم کی ادائیگی کو مؤخر کردیں گے۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لیے، قرض گیروں کے لیے ضروری ہے کہ 30 جون 2020ء سے پہلے ایم ایف بیز کو تحریری درخواست پیش کریں۔ تاہم، وہ متفقہ شرائط وضوابط کے مطابق مارک اپ رقم کی ادائیگی جاری رکھیں گے۔ اصل رقم کے التواسے قرض گیر کی کریڈٹ ہسٹری پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور یہ قرضے کریڈٹ بیورو کے اعداد و شمار میں ری اسٹرکچرڈ کے طور پر درج نہیں کیے جائیں گے۔ کووڈ19 وبائی بیماری کے پھیلاؤ کی وجہ سے امدادی مدت 30 ستمبر 2020ء تک بڑھادی گئی ہے۔

[9] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2019ء

[10] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2019ء

[11] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 04 برائے 2019ء

[12] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2019ء

- <u>ایم ایف بیز کے لیے قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کے لیے ضوابطی معیارات میں 31 مارچ 2021ء تک نرمی کر دی گئی۔</u>

قرض گیر، جو مارک اپ رقم کی ادائیگی نہیں کر سکتے ہیں اور ان کی مالی صورتِ حال ایک سال سے زیادہ توسیع کی متقاضی ہے، ان کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کے ضوابط کے معیار کو نرم کیا ہے۔ ادائیگی کی مقررہ تاریخ سے 90 دن کے اندر اندر جن قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کی جائے گی ان کو نادہندہ نہیں سمجھا جائے گا اور اس طرح کی سہولتوں کو کریڈٹ بیورو کے اعداد و شمار میں ری اسٹرکچرڈ قرار نہیں دیا جائے گا۔ جون 2020ء کے آخر تک خرد مالکاری بینکوں کے 1018204 قرض گیروں نے مذکورہ بالا امداد کے لیے درخواست دی اور خرد مالکاری بینکوں نے ایک سال تک کی مدت کے لیے 64 ارب روپے کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کی ہے تاکہ کووڈ19 کے اثرات سے کم آمدنی والے گھرانوں پر پڑنے والے مالی بوجھ کو کم کیا جاسکے۔

- <u>قدرتی آفت سے بری طرح متاثر قرض گیروں کے لیے امداد:</u> ایم ایف بیز نے حکومت کی جانب سے آفت زدہ قرار دیے گئے آٹھ اضلاع میں بری طرح متاثر قرض گیروں کو امداد فراہم کرنا جاری رکھی؛ ان اضلاع کے نام یہ ہیں: تھرپارکر، عمرکوٹ، سانگھڑ، ٹھٹھہ، جامشورو، دادو، بدین اور قمبر شہداد کوٹ۔ خرد مالکاری بینکوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ محتاطیہ ضابطے آر 9 کے مطابق قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کے تمام ممکنہ اقدامات کریں۔ اس ضابطے میں ایم ایف بیز کے لیے اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے یہ پالیسی اپنانا ضروری ہے کہ دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ قدرتی آفات سے بری طرح متاثر ہونے والے قرض گیروں کی امداد فراہم کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔ جون 2020ء تک ایم ایف بیز نے اجتماعی طور پر 11636 قرض گیروں کو قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کے معاملے میں 706 ملین روپے کی مدد فراہم کی۔ حالیہ کورونا وائرس کی وبائی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے، تھر کے آفت سے متاثرہ علاقوں میں ایم ایف بیز کے قرض گیروں کو فراہم کی گئی مذکورہ امداد کو مارچ 2021 تک ایک سال کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔

- اسی طرح، موجودہ وبائی مرض کے دوران، اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2019ء کے ذریعے ایم ایف بیز کو 31 جنوری 2021ء اور 31 مارچ 2021ء کی نظرِ ثانی شدہ مقررہ میعاد کے ساتھ بالترتیب اوسط اور معمول کی ترجیحات کے حامل صارفین کے لیے بائیو میٹرک تصدیق کی بحالی کی ہدایت کی گئی ہے۔

4.4 برانچ لیس بینکاری

جدول 4.6: برانچ لیس بینکاری کے اظہاریے

برانچ لیس بینکاری اظہاریے	مالی سال19ء	مالی سال20ء	نمو
ایجنٹوں کی تعداد	421,053	445,181	5.7فیصد
کھاتوں کی تعداد	35,730,704	52,522,222	47.0فیصد
امانتیں (ملین روپے میں)	25,664	36,660	42.8فیصد
سودوں کی تعداد ('ہزاروں' میں)	1,116,266	1,489,664	33.5فیصد
لین دین کی مالیت (ملین روپے میں)	4,128,868	5,151,391	24.8فیصد

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

برانچ لیس بینکاری صنعت کی کارکردگی

مالی سال20ء کے دوران، برانچ لیس بینکاری کے تمام اہم اظہاریوں نے حوصلہ افزا نمو کا اظہار کیا، جو ملک میں ڈجیٹل چینلز کو بتدریج اپنانے اور بنیادی مالی خدمات کے استعمال کے لیے ساز گار رہے۔ مالی سال20ء کے اختتام پر، تیرہ مجاز مالی ادارے (اے ایف آئیز / برانچ لیس بینکاری ادارے) ملک بھر میں کام کر رہے تھے اور بنیادی مالی خدمات فراہم کر رہے تھے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں 47 فیصد اضافے کے ساتھ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس کی تعداد 52.5 ملین ہوگئی۔ مالی سال20ء کے دوران ان کی امانتیں 42.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 36.7 ارب روپے ہوگئیں جبکہ گذشتہ برس یہ 25.7 ارب روپے تھیں۔ مالی سال20ء تک برانچ لیس بینکاری اداروں نے بھی ملک بھر میں اپنے ایجنٹس کے نیٹ ورک کو 5.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھا کر 445181 کر دیا ہے جبکہ گذشتہ برس یہ 421053 تھا۔ اسی طرح، لین دین کے حجم اور مالیت میں بھی مالی سال19ء سے اب تک بالترتیب 33.5 فیصد اور 24.8 فیصد اضافہ ہوا، جو بی بی چینل کے استعمال سے متعلق مثبت اظہاریے ہیں۔ مالی سال20ء کے دوران انجام دیے گئے لین دین کی تعداد 1.49 ارب تھی جس کی کل مالیت تقریباً 5.2 ٹریلین روپے تھی۔ یہ یومیہ 40 لاکھ سے زیادہ لین دین اور 3458 روپے کے اوسط لین دین پر مشتمل ہے۔

باکس 4.4: برانچ لیس بینکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

اے) **مالی اداروں کے لیے برانچ لیس بینکاری ضوابط:** مالی شمولیت کے مقصد کو حاصل کرنے اور منی لانڈرنگ (ایم ایل) / دہشت گردی کی مالی اعانت (ٹی ایف) کے خطرات سے متعلق کنٹرول کو مستحکم کرنے کے ضمن میں برانچ لیس بینکاری (بی بی) کی کارروائیوں کی رسائی کو بڑھانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2019ء بتاریخ 30 دسمبر 2019ء کے ذریعے نظرِ ثانی شدہ برانچ لیس بینکاری ضوابط جاری کیے۔ یہ واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک نے 2008ء میں برانچ لیس بینکاری متعارف کرائی تھی جو وقتاً فوقتاً تکنیکی پیش رفتوں اور

مارکیٹ کے جائزے / طلب کی بنیاد پر اپ ڈیٹ ہوتی ہے۔ 2019ء کے بی بی فریم ورک نے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات کی روشنی میں بی بی آپریشنز کی آسان ضروری مستعدی (ڈی ڈی) کے تقاضے پر زور دیا۔ 2019ء کے بی بی فریم ورک کی دیگر اہم جھلکیاں درج ذیل ہیں:

- 30 جون 2020ء تک فرد سے فرد کو منتقلی کا بتدریج خاتمہ
- درجہ اول کے تمام کھاتوں کے لیے بائیو میٹرک تصدیق لازمی کی گئی ہے
- تمام لیگیسی بی بی اکاؤنٹس کی مکمل بائیو میٹرک تصدیق
- درجہ اول کے تمام بی بی کھاتوں کے لیے ماہانہ حد بڑھا کر 200000 / فی مہینہ کر دی گئی ہے

ب) **کورونا وبا کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اقدامات:** اسٹیٹ بینک نے مندرجہ ذیل اقدامات (بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 بتاریخ 26 مارچ 2020ء) مقرر کیے:

- تمام قانونی بی بی لیول-1 اکاؤنٹس کی بائیو میٹرک تصدیق کے لیے مارچ 2020ء تا 30 ستمبر 2020ء تک توسیعی مقررہ میعاد، جو صارفین کو مالی خدمات کے لیے بی بی پلیٹ فارم کھولنے اور استعمال کرنے کے اہل بناتے ہیں۔

- اے ایف آئیز کو نادرا کے حفاظتی معیارات کی تعمیل کے بعد اسمارٹ فون ایپلی کیشنز کے ذریعہ بائیو میٹرک تصدیق متعارف کروانے اور مالی خدمات تک رسائی کے مقامات میں اضافے کے مقصد سے بی بی ایجنٹوں کے لیے ڈیجیٹل چینلز کا استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی۔

- تمام بائیو میٹرک ٹچ پوائنٹس پر مائع صابن / صاف ستھری اشیا کی دستیابی سمیت حفاظت اور حفظانِ صحت کے اقدامات کو یقینی بنانے کے لیے اے ایف آئیز کو ہدایت کی گئی۔

ج) **بی بی ایجنٹوں کے لیے استعداد کاری کا پروگرام:**

اسٹیٹ بینک نے ملک گیر پیمانے پر بی بی ایجنٹوں کی استعداد کاری کا آغاز کیا۔ منصوبے کے پہلے مرحلے میں، 73 بینک عہدیداروں کو بطور ٹرینر تربیت دی گئی۔ 2019ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اس پروجیکٹ کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا، جس کے تحت تربیت یافتہ بینک عہدیدار دو برسوں میں انفرادی 10000 بی بی ایجنٹوں کو تربیت فراہم کریں گے۔ توقع ہے کہ اس منصوبے سے کلاس روم کی تربیت کے ذریعہ بی بی ایجنٹوں کی استعداد بڑھے گی۔ دسمبر 2019ء تک، 15 بڑے شہروں میں 4140 بی بی ایجنٹوں کو تربیت دی گئی۔

4.5 چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کی مالکاری

سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائز (ایس ایم ای) کا شعبہ پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ایس ایم ای شعبے کو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس میں غیر زرعی افرادی قوت کا 80 فیصد سے زائد کام کرتا ہے۔ تاہم، بہت سارے عوامل کی وجہ سے بینک ایس ایم ای شعبے کو قرض دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اس میں قابل قبول ضمانت کا نہ ہونا، اس شعبے کی پُر خطر حیثیت، کارپوریٹ ذہنیت، لین دین کی زائد لاگت، ایس ایم ایز کی کاروباری ضروریات کو پورا کرنے والی بینک مصنوعات کی قلت، مالی خواندگی کی پست سطح، ٹیکس کا مسئلہ، ممکنہ قرض گیروں کی مذہبی ذہنیت وغیرہ شامل ہیں۔ مالی سال 20ء کے دوران ایس ایم ای مالکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

4.5.1 واجب الادا ایس ایم ای مالیات

جون، 2020ء تک بینکوں / ڈی ایف آئیز کا ایس ایم ای مالکاری کا واجب الادا جزدان 13.7 فیصد کی سال بسال کمی کا اظہار کرتے ہوئے 401 ارب روپے رہا جبکہ جون 2019ء کے دوران 464 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کی بنیادی وجہ کووڈ 19 کی وبائی بیماری تھی جس نے کاروباری اداروں ور ان کے قرض گیری کی استعداد کو متاثر کیا۔ علاوہ ازیں، بینکوں نے بھی ایس ایم ایز کو قرض دینے کے دوران محتاط انداز اپنایا۔

4.5.2 پاکستان کریڈٹ گارنٹی کمپنی کا قیام

ایس ایم ایز کو قرضہ دینے کے ضمن میں بینکوں کو خطرے میں اشتراک کی سہولت فراہم کرنے کے لیے پاکستان کریڈٹ گارنٹی کمپنی (پی سی جی سی) قائم کی گئی۔ یہ کمپنی ایس ای سی پی کے ساتھ انکارپوریٹڈ ہے اور اسے وفاقی حکومت نے ڈی ایف آئی قرار دیا ہے جو اب فعال کی جارہی ہے۔

4.5.3 پاکستان میں محفوظ لین دین کے فریم ورک کا استحکام

اسٹیٹ بینک نے محفوظ لین دین کی برقی رجسٹری (ایس ٹی آر) کے قیام کے لیے وزارت خزانہ، حکومت پاکستان اور ایس ای سی پی کی معاونت کی۔ رجسٹری 30 اپریل 2020ء سے ایس ای سی پی کے دائرہ کار میں آپریشنل کی جاچکی ہے۔ ایس ٹی آر ایس ایم ایز کو اپنے منقولہ اثاثوں کو بطور ضمانت استعمال کرتے ہوئے مالی اداروں سے قرضے لینے کا اہل بنائے گی کیونکہ یہ رجسٹری بینکوں کو منقولہ اثاثوں پر چارج عائد کرنے کی اجازت دے گی۔ ایس ٹی آر کے ساتھ چارج رجسٹریشن کا عمل بھی شروع ہوچکا ہے اور اسٹیٹ بینک نے مئی تا جون 2020ء میں بینکوں کے لیے آگاہی اجلاس منعقد کرکے ضروری آگاہی فراہم کی۔

4.5.4 وزیر اعظم کی کامیاب جوان–نوجوان کاروباری افراد کی اسکیم (پی ایم کے جے–وائے ای ایس)

وزیر اعظم کی کامیاب جوان نوجوان کاروباری افراد کی اسکیم (پی ایم کے جے–وائے ای ایس) کا آغاز اکتوبر، 2019ء میں کیا گیا تھا تاکہ نوجوانوں کو نیا کاروبار شروع کرنے یا ان کے موجودہ کاروبار کو مضبوط بنانے کے لیے سستی مالکاری حاصل کی جاسکے۔ اس اسکیم کے آغاز کا بنیادی مقصد 21 سے 45 سال کے بیروزگار نوجوانوں کو رعایتی قرضوں کی فراہمی ہے، تاہم، آئی ٹی / ای کامرس سے متعلق کاروباروں کے لیے عمر کی کم سے کم حد 18 سال ہے۔ حکومت قرض گیروں کے لیے قرضوں کو سستا بنانے کے لیے مارک اپ سبسڈی فراہم کررہی ہے، جبکہ بینکوں کی جانب سے ایس ایم ای شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں اضافے کی ترغیب دینے کے لیے حکومت نے اس اسکیم کے تحت 50 فیصد تک رسک کوریج بھی فراہم کی ہے۔ 30 جون، 2020ء تک، اسکیم کے تحت 1595 قرض گیروں کو 655 ملین روپے کی فراہمی کی جاچکی ہے۔

4.5.5 استعدادکاری اور آگاہی مہم

مالی سال20ء میں، نباف نے بینکاری عہدیداروں کے لیے ایس ایم ای مالکاری سے متعلق 20 تربیتی پروگرام منعقد کیے۔ اس کے علاوہ، نباف نے ملک کے مختلف شہروں میں ایس ایم ایز کے لیے 14 آگاہی نیز ہینڈ ہولڈنگ انعقاد کا اجلاس کیا۔ ان تربیت اور ہینڈ ہولڈنگ سیشنوں میں کل 1373 افراد شریک ہوئے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک–بی ایس سی نے مالی سال20ء میں ملک بھر میں 281 آگاہی سیشن منعقد کیے۔ یہ پروگرام اسٹیٹ بینک کی جانب سے استعدادکاری اور آگاہی پیدا کرنے کی مہم کے تحت منعقد کیے جارہے ہیں۔

4.5.6 کووڈ19 کے اثرات کو ماند کرنے کے لیے ضوابطی نرمی

اسٹیٹ بینک نے 30 ستمبر 2020ء تک ایس ایم ای قرض گیروں اور مکاناتی مالکاری کے قرض گیروں کی تحریری درخواست موصول ہونے پر، بینکوں / ڈی ایف آئیز کو قرضوں کی رقم کے اصل رقم کی ایک سال کی ادائیگی مؤخر کردی؛ بشرطیکہ قرض گیر طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق مارک اپ کی ادائیگی جاری رکھے گا۔ ایسی صورت میں جہاں قرض گیر واجب الادا مارک اپ رقم کی ادائیگی کرنے میں قاصر ہوں یا ایک سال سے زیادہ کے التوا کی ضرورت ہو، اسٹیٹ بینک نے قرض گیروں کی تحریری درخواست پر بینکوں / ڈی ایف آئی ز کو اس طرح کے قرضوں کی ازسرنو تشکیل / تنظیم نو کرنے کی اجازت دی۔ اگر قرضے جن کی ادائیگی کی مقررہ تاریخ کے 180 دن کے اندر اندر ازسرنو تشکیل / تنظیم نو کروالی گئی ہے تو، انھیں باقاعدہ تسلیم کیا جائے گا اور اسی کے مطابق ان کی ای سی آئی بی میں رپورٹنگ کی جائے گی۔

4.5.7 ایس ایم ایز کو قرضے میں توسیع کے لیے ضوابطی حد میں اضافہ

معاشی بدحالی کے دور میں، ایس ایم ایز عام طور پر کریڈٹ سپلائی میں تخفیف کو سب سے زیادہ برداشت کرتے ہیں۔ لہٰذا، ایس ایم ایز کو اضافی قرضوں کی فراہمی کے لیے بینکوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر، موجودہ ضوابطی خردہ حد 125 ملین روپے بڑھا کر 180 ملین روپے کر دی گئی ہے۔ اس اقدام سے بینکوں کو ایس ایم ایز کو قرضے فراہم کرنے کی ترغیب ملے گی کیونکہ ایسے قرضے کم کیپٹل چارج کرتے ہیں۔

4.6 اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیمیں

اسٹیٹ بینک ملک کے مختلف ترجیحی زمروں بشمول ایس ایم ایز اور برآمد کنندگان کی مالکاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکوں اور ڈی ایف آئیز پر زور دینے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے متعدد نومالکاری اسکیمیں شروع کی ہیں جن کے تحت بینکوں کے ذریعے رعایتی مارک اپ شرح پر ترجیحی زمروں کو مختصر اور طویل مدتی مالکاری کی سہولیات میسر ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی نمایاں نومالکاری اسکیمیں درج ذیل ہیں:

4.6.1 برآمدی مالکاری اسکیم اور اسلامی برآمدی نومالکاری اسکیم (ای ایف ایس / آئی ای آر ایس)

برآمدی مالکاری اسکیم، انفرادی بینکوں کے لیے مختص حدود کے مطابق شراکتی بینکوں کے ذریعے قدرِ اضافی کی حامل اشیا کی برآمد کے لیے ایک قلیل مدتی مالکاری سہولت ہے۔ مالکاری کے لیے قرضے کی زیادہ سے زیادہ مدت 180 دن ہے۔ ای ایف ایس کے تحت مارک اپ کی موجودہ شرح سالانہ 3 فیصد ہے جبکہ حاصل کردہ ای آر ایف سہولتوں پر بلند برآمدی کارکردگی کی بنیاد پر برآمد کنندگان اضافی مارک اپ چھوٹ کے اہل ہو جاتے ہیں۔ اسلامی برآمدی نومالکاری اسکیم (آئی ای آر ایس) کے تحت برآمد کنندگان کے لیے شریعت سے ہم آہنگ قرضے بھی دستیاب ہیں۔ 30 جون 2020ء تک واجب الادا برآمدی قرضے 504 ارب روپے تھے، جو سال بسال بنیاد پر 33 فیصد بلند (30 جون 2019ء کو 379 ارب روپے) تھے۔

4.6.2 طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) / اسلامی طویل مدتی مالکاری سہولت (آئی ایل ٹی ایف ایف)

ایل ٹی ایف ایف / آئی ایل ٹی ایف ایف برآمدی نوعیت کی صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک طویل مدتی نومالکاری سہولت ہے۔ صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے پیش نظر، ایل ٹی ایف ایف / آئی ایل ٹی ایف ایف کے تحت فی منصوبہ حد 1.5 ارب روپے سے بڑھا کر جنوری 2020ء میں پانچ ارب روپے کر دی گئی۔ مزید برآں، ایل ٹی ایف ایف / آئی ایل ٹی ایف ایف کا دائرہ کار بھی ان تمام شعبوں تک بڑھا دیا گیا ہے، جنھیں وزارت تجارت کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ برآمدی پالیسی آرڈر کے مطابق اجازت دی جاتی ہے۔ 30 جون، 2020ء تک، ایل ٹی ایف ایف / آئی ایل ٹی ایف ایف کے تحت واجب الادا قرضہ 33 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ 209 ارب روپے تھا (30 جون، 2019ء کو 157 ارب روپے)۔

4.6.3 کووڈ19 وبائی امراض کے دوران کاروباری برادری اور شعبۂ صحت کے شعبے کی مدد کے لیے نومالکاری اسکیمیں:

کووڈ19 وبائی امراض کے دوران کاروباری برادری اور شعبۂ صحت کے شعبے کی مدد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے شریعت سے ہم آہنگ ورژنز کے ساتھ ساتھ درج ذیل معینہ مدت کی نومالکاری اسکیمیں جاری کیں۔

- **عارضی اقتصادی نومالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف)**

صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مارچ 2020ء میں ٹی ای آر ایف کا اعلان کیا۔ اس اسکیم کے تحت، اسٹیٹ بینک شراکتی بینکوں / ڈی ایف آئیز کے ذریعے 5 فیصد کی زیادہ سے زیادہ حتمی صارف شرح مع اسٹیٹ بینک کی نومالکاری کی ایک فیصد شرح کے ساتھ نومالکاری فراہم کرتا ہے۔ قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد فی منصوبہ 5 ارب روپے ہے۔ مالکاری زیادہ سے زیادہ 10 سال کی مدت کے لیے فراہم کی گئی ہے جس میں دو سال کی رعایتی مدت بھی شامل ہے۔ جس کا مقصد نئے

سرمایہ کاری یونٹوں کے قیام کے ساتھ ساتھ موجودہ پراجیکٹس کی بیلنسنگ، ماڈرنائزیشن اور ری پلیسمنٹ (بی ایم آر) / توسیع ہے۔ اس سہولت کا شرعی متبادل بھی دستیاب ہے۔ 03 ستمبر 2020ء تک، اس نومالکاری سہولت کے تحت 99 صنعتی منصوبوں کے لیے 53.73 ارب روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

- **کووڈ19 سے نمٹنے کے لیے نومالکاری سہولت (آر ایف سی سی)**

کووڈ19 کے اثرات سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مارچ 2020ء میں اسپتالوں / طبی مراکز اور حفاظتی لباس اور سازوسامان، جس میں ماسک، کپڑے، ٹیسٹنگ کٹس، ہسپتال کے بیڈ وینٹی لیٹر وغیرہ شامل ہیں، کے تیار کنندگان کے لیے ایک معینہ مدت کی ہنگامی معاونت کی نومالکاری اسکیم متعارف کروائی۔ مزید برآں، آئسولیشن وارڈوں کی تعمیر کی 100 فیصد لاگت بھی اس اسکیم کے تحت فراہم کی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک صفر فیصد پر نومالکاری فراہم کرتا ہے جبکہ حتمی صارف کی شرح 5 سال کے لیے 3 فیصد ہے جس میں 6 ماہ تک کی اضافی مدت بھی شامل ہے۔ مزید یہ کہ، کسی ایک اسپتال / میڈیکل سنٹر کے لیے مالکاری کی زیادہ سے زیادہ کی حد کو 200 ملین روپے کی ابتدائی سطح سے بڑھا کر 500 ملین روپے کر دیا گیا۔ اس سہولت کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل بھی دستیاب ہے۔ 03 ستمبر 2020ء تک اس سہولت کے تحت 31 اسپتالوں / اشیاسازوں کے لیے 6.24 ارب روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

- **کاروباری اداروں کے کارکنان اور ملازمین کی اجرتوں اور تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے نومالکاری اسکیم**

اپریل 2020ء میں اسٹیٹ بینک نے یہ نومالکاری اسکیم متعارف کروائی تھی تاکہ کاروباری اداروں کو اپنے ملازمین کو برقرار رکھنے اور چھانٹیوں کو روکنے میں آسانی پیدا ہوسکے۔ اسکیم کے تحت حتمی صارف کی شرح 5 فیصد ہے جبکہ کارپوریٹ / کمرشل کے لیے اسٹیٹ بینک کی شرح 2 فیصد ہے اور ایس ایم ای قرض دہندگان کے لیے ایک فیصد ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے ایک فیصد کی اضافی چھوٹ ان قرض گیروں کو فراہم کی جاتی ہے جو ٹیکس ادا کرنے والوں کی فہرست میں ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بجٹ مختص کرنے کے ساتھ ہی، اس سکیم کے تحت رسک شیئرنگ کی سہولت بھی متعارف کروائی گئی ہے، جس میں 2 ارب روپے کے ٹرن اوور کے حامل اہل قرض گیروں کو انھیں تقسیم کیے گئے جزدان پر پہلے نقصان کے لیے (صرف اصل رقم پر) 40 ارب کی رسک شیئرنگ فراہم کی جارہی ہے جبکہ 800 ملین روپے تک ٹرن اوور والے ایس ایم ایز کو قرضوں کے لیے 60 فیصد رسک کوریج فراہم کی جارہی ہے۔ اس اسکیم کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل بھی دستیاب ہے۔ 21 اگست، 2020ء تک، اس سہولت کے تحت 183.43 ارب روپے کی منظوری دی گئی تھی تاکہ تقریباً 1.43 ملین ملازمتوں کی تنخواہوں اور اجرتوں کو ادا کیا جاسکے۔

- **اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیموں کے تحت مالکاری میں نرمیاں**
  - اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی نومالکاری اسکیموں کے تحت اصل رقم کے التوا یا ری اسٹرکچرنگ / ری شیڈولنگ کی صورت میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ڈی ایف آئیز کو ان اسکیموں کے تحت ادائیگی کے لیے دستیاب زیادہ سے زیادہ مدت میں مزید ایک سال کی توسیع کرنے کی اجازت دی ہے۔

  - **برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس):** اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس پارٹ II کے تحت کارکردگی کے تقاضے کو دوگنا سے گھٹا کر ڈیڑھ گنا کر دیا ہے جو نہ صرف مالی سال20ء بلکہ مالی سال21ء کے لیے بھی مؤثر ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس پارٹ II کے تحت مالی سال20 کے لیے برآمدی کارکردگی کی موجودہ ایک سالہ مدت میں توسیع کرکے اس میں مزید 6 ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ توسیعی مدت کی برآمدی کارکردگی کا جائزہ بھی مالی سال21ء کے لیے ای ایف ایس پارٹ II کے تحت برآمد کنندگان کی حدود کے حساب میں ہوگا۔ مزید یہ کہ ای ایف ایس پارٹ I کے تحت شپمنٹ کی مدت بھی 06 ماہ تک بڑھا دی گئی ہے جس کا اطلاق جنوری 2020ء سے جون 2020ء تک آنے والی شپمنٹ پر ہوگا۔

  - **طویل مدتی مالکاری سہولت:** قرضوں کے حصول کا اہل بننے کے لیے عائد شرط یعنی مجموعی فروخت کا 50 فیصد حصہ برآمدات پر مبنی ہو، یا اس کا حجم 5 ملین ڈالر ہو کو یکم جنوری 2020ء تا 30 ستمبر 2020ء میں کرکے مجموعی فروخت کا 40 فیصد یا کل برآمدی حجم کا 4 ملین ڈالر، دونوں میں سے جو کم ہو، کر دیا گیا

ہے۔ بر آمد کنندگان کی جانب سے بر آمدی تخمینہ کے معیار کا انتخاب کرنے کی صورت میں، اسٹیٹ بینک نے کم از کم بر آمدات کو پورا کرنے کے لیے بر آمدی کارکردگی کی مدت میں ایک سال کی توسیع کی گئی ہے، چنانچہ موجودہ زیادہ سے زیادہ مدت کو 4 سال سے بڑھا کر 5 سال کر دیا گیا ہے۔

4.7 انفرا سٹر کچر پراجیکٹ کی مالکاری

مالی سال 20ء کے دوران بینکوں اور ڈی ایف آئیز کے انفرا سٹر کچر کے منصوبوں کی مالکاری میں 5.43 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جون 2020ء تک، انفرا سٹر کچر منصوبوں کے لیے واجب الادا قرضے 767.7 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ اس کے مقابلے میں جون 2019ء میں یہ 728.1 ارب روپے تھے۔

4.7.1 اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیم برائے قابل تجدید توانائی

اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیم برائے قابلِ تجدید توانائی جون 2016ء میں جاری کی گئی تھی جس کا مقصد توانائی کی کمی اور آب وہوا کی تبدیلی کے دوہرے چیلنج سے نمٹنا ہے۔ یہ اسکیم دو زمروں پر مشتمل ہے: زمرہ اول میں ایک میگاواٹ سے 50 میگاواٹ تک کی صلاحیت والے قابل تجدید توانائی کے بجلی کے منصوبوں کے قیام کے لیے مالکاری کی اجازت دی گئی ہے جبکہ زمرہ دوم میں بجلی پیدا کرنے کے لیے ایک میگاواٹ تک کے قابل تجدید توانائی پر مبنی سولیوشنز نصب کرنے کے لیے مالکاری فراہم کی گئی ہے۔ 26 جولائی 2019ء کو، اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کی آرا پر مبنی، قابل تجدید توانائی (آر ای اسکیم) کی نظر ثانی شدہ مالکاری اسکیم اور اس کا شریعت سے ہم آہنگ ورژن متعارف کروایا۔ اس نظر ثانی شدہ اسکیم نے پن بجلی اور شمسی نظام کی تنصیب کے لیے دکانداروں / سپلائی کرنے والوں کو مالکاری فراہم کرنے کے لیے ایک میگاواٹ تک کے حل کے لیے ایک نیا زمرہ III متعارف کرایا ہے۔ اس اسکیم کی مدت کو بڑھا کر 30 جون 2022ء تک کر دیا گیا ہے۔

اسکیم کے اجرا کے بعد، 30 جون 2020ء تک اس اسکیم کے تحت مجموعی واجب الادا قرضے 15.56 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو 217 منصوبوں کے لیے دیے گئے، جن سے قومی گرڈ میں مجموعی طور پر 292 میگاواٹ اضافے کا امکان ہے۔ اس اسکیم پر موجودہ نظر ثانی سے توقع ہے کہ نہ صرف اس شعبے میں نئی سرمایہ کاری ہوگی بلکہ ملک میں صاف ستھری توانائی کی پیداوار میں بھی مدد ملے گی، جس سے آب وہوا کی تبدیلی کے اثر کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

4.7.2 گرین بینکاری کے رہنما خطوط (جی بی جیز):

جی بی جیز کا بنیادی مقصد گرین / پائیدار بینکاری طریقوں کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا اور پیدا ہونے والے ماحولیاتی خطرات کے لیے مالی نظام کی زد پذیری کو کم کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں اور ڈی ایف آئیز میں جی بی جیز کو نافذ کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اس منصوبے کے تحت، اسٹیٹ بینک، جب اور جیسے ضروری ہو، تمام بینکوں اور ڈی ایف آئیز سے جی بی جیز کے نفاذ کی صورتِ حال کو مقررہ فارمیٹ کے ذریعے طلب کرتا ہے۔

4.8 مکاناتی مالکاری ڈویژن

4.8.1 پاکستان مارگیج ریفنانس کمپنی (پی ایم آر سی)

رہن قرضے دینے والے بنیادی اداروں (پی ایم ایلز) کو طویل مدتی رقوم فراہم کرنے کے لیے پاکستان مارگیج ریفنانس کمپنی قائم کی گئی تھی۔ پی ایم آر سی آپریشنز کے منفرد طریقۂ کار کے تناظر میں، اس کے پست خاکۂ خطر اور یک خطی کاروباری سرگرمی کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے پی ایم آر سی کو سرمائے اور ذخیرے کے تقاضوں میں ضوابطی نرمی دی۔ اس کے پست خاکۂ خطر کی وجہ سے پی ایم آر سی کو اس کے نومالکاری جزدان اور سیکیوریٹیز کے لیے دستیاب ترجیحی رسک اوزان سے استفادے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔۔ اس نے 12 جون، 2018ء سے اپنا کام شروع کیا اور 30 جون 2020ء تک اس کا واجب الادا نومالکاری جزدان 10.7 ارب روپے سے زائد ہے۔

4.8.2 استعداد کاری

مکاناتی مالکاری کے شعبے میں قرض دہندگان تک بینک کی رسائی کو بڑھانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے نباف کے تعاون سے بینکوں کے لیے استعداد کاری کے پروگرام شروع کیے۔ مالی سال20ء کے دوران مکاناتی مالکاری کی استعداد کاری میں اضافے کے پروگراموں کے نو ادوار منعقد کیے گئے۔

4.8.3 مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری میں اضافے کے لیے بینکوں کے لازمی اہداف

ملک میں مکانات اور عمارتوں کی سرگرمیوں کی تعمیر کو فروغ دینے کے لیے، جیسا کہ حکومتِ پاکستان کے زیر غور ہے، اسٹیٹ بینک نے ڈویلپرز اور بلڈروں کی مالکاری کے ضمن میں بینکوں کو رہن مالکاری میں اضافے کے لیے لازمی مالکاری اہداف کے بارے میں ہدایات جاری کیں۔ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دسمبر 2021ء کے اختتام تک اپنے مکاناتی اور عمارتوں کی تعمیر کے کے قرضہ جزدان کو اپنے نجی شعبے کے قرضوں کے کم سے کم 5 فیصد تک بڑھانا ہو گا۔

4.8.4 کووڈ19 کے اثرات کو ماند کرنے کے لیے ضوابطی مدد

31 دسمبر 2021ء تک مکاناتی مالکاری جزدان سے مخصوص دفعہ پر بینکوں کو مکاناتی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کے ضابطے ایچ ایف-9 کے لحاظ سے برقرار عمومی دفعہ کے اجرا اور استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔